(قسط نمبر ۱۰)

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی - اسلام آباد

— محمد طفیل —

○ مخطوط نمبر ۳۴   داخلہ نمبر ۳۷۸۰

- الرحیق المختوم۔
- تقطیع: $\frac{6\frac{1}{2} \times 9\frac{1}{2}}{4\frac{1}{2} \times 7}$ حجم ۳۲ صفحات۔ سطر فی صفحہ ۲۱۔ زبان عربی نثر۔
- کاغذ: سفید دستی۔   روشنائی: سیاہ صمغ دودی اور معمولی، سرخ رنگین۔
- خط: نسخ بدخط بقدر ما یقراء۔

اواخر تیرھویں صدی ہجری کے ایک مشہور قاری اور عالم محمد بن احمد الخلوتی تھے، یہ جامعہ الازہر کے تعلیم یافتہ اور مصر کے رہنے والے تھے، علم تجوید و قرأت کے مسلّمہ عالم سمجھے جاتے تھے، ان کی وفات ۱۳۱۳ھ میں ہوئی ہے۔ علم تجوید میں اُنھوں نے ایک منظوم رسالہ لکھا ہے۔ اس رسالہ کا نام اللؤلؤ المنظوم ہے۔ اس کا پہلا شعر ہے۔

قال محمد هو ابن احمد   المتولی رب کن لی منجدا

اس رسالہ کی نثر میں شرح اِن کے شاگرد رشید المجود الحسن بن خلف الحسینی نے کی ہے اور اس کا نام الرحیق المختوم فی نشر اللؤلؤ المنظوم رکھا ہے۔

یہ نسخہ القاہرہ میں ۱۳۱۴ھ میں لکھا گیا ہے۔ خط اگرچہ بہت اچھا نہیں ہے مگر صاف ہے اور آسانی سے پڑھا جا سکتا ہے۔ اصل نظم چھپ چکی ہے لیکن اس کی زیرِ نظر شرح "الرحیق المختوم" غالباً ابھی تک طبع نہیں ہوئی ہے۔

○ مخطوط نمبر ۳۵   داخلہ نمبر ۳۷۸۱

- الفریدۃ البارزیۃ فی حل القصیدۃ الشاطبیہ
- تقطیع: $\frac{9 \times 7}{7 \times 5}$ حجم ۱۷ صفحات، سطر فی صفحہ ۲۵۔ زبان عربی نثر۔
- کاغذ: سفید دستی   روشنائی: حنظلی کتھئی اور معمولی سرخ رنگین۔   خط: نسخ نیم شکستہ۔

یہ کتاب المقری الامام الشاطبی المتوفی ۵۹۰ھ کے قصیدۂ شاطبیہ یعنی حرز الامانی و وجہ التہانی فی علم التجوید کی شرح ہے۔ شارح کا نام ہے الشیخ ابو عبد اللہ محمد بن الحسن بن محمد الفاسی المغربی النحوی (المتوفی بحلب ۶۵۶ھ)۔

قصیدۂ شاطبیہ اصل قصیدہ اور اس کے ساتھ تین شرحیں، دو عربی اور ایک فارسی، ۱۲۷۸ھ میں دہلی میں چھپا تھا۔

ابوعبداللہ محمد الفاسی المغربی کی یہ شرح الفریدۃ البارزیہ وہی کتاب ہے جو اللآلی الفریدۃ کے نام سے معروف ہے، اور علمائے تجوید میں عام طور پر متداول ہے لیکن غالباً یہ شرح ابھی تک چھپی نہیں ہے البتہ اس کے قلمی نسخے بکثرت کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ نسخہ آخر سے کسی قدر ناقص ہے یہ کتاب تقریباً سو سال قدیم معلوم ہوتی ہے۔

○ مخطوطہ نمبر ۳۶ داخلہ نمبر ۳۷۸۲

- تلخیص العبارات بلطیف الاشارات فی علم القراءات
- تقطیع: $\frac{۹\frac{۱}{۲} \times ۶\frac{۱}{۲}}{۶\frac{۱}{۲} \times ۳\frac{۱}{۲}}$ - حجم ۱۶۰ صفحات۔ سطر فی صفحہ ۲۱ - زبان عربی نثر۔
- کاغذ: سفید دستی • روشنائی: پھیکی سیاہ، اور پھیکی سرخ رنگین • خط: بدخط، نسخ۔
- مصنف: الشیخ ابوعلی الحسن بن خلف الھواری نزیل الاسکندریہ، المتوفی بہا ۵۱۴ھ۔

یہ فنِ تجوید کی مشہور کتاب ہے جو عام طور پر علمائے قرأت میں متداول ہے۔ اور چھپ چکی ہے۔

موجودہ نسخہ تقریباً پچاس سال پہلے کا لکھا ہوا ہے۔ اور مکمل ہے، اگرچہ بدخط لکھا ہوا ہے مگر پڑھا جاتا ہے۔

○ مخطوطہ نمبر ۳۷ داخلہ نمبر ۳۷۸۳

- نام: الطراز فی شرح ضبط الخراز
- فن: رسم المصاحف۔ تقطیع: $\frac{۹ \times ۶\frac{۱}{۲}}{۶ \times ۳\frac{۱}{۲}}$
- حجم: ۱۳۶ ورق • مصنف: ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ التنسی۔
- کاتب: تحریر نہیں۔ تاریخ کتابت: موجود نہیں۔
- کاغذ: دستی مصری خط: نسخ
- روشنائی: صمغ دودی عنوان: سرخ رنگ۔ زبان: عربی۔

مصنف نے کتاب کا آغاز ان الفاظ سے کیا ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما، قال الشیخ الفقیہ الامام العالم المتفنن الحافظ الجلیل الصدر الاعرف والمحقق الاوحد، المدرس المفید المرشد الخطیب، الشہیر الافضل ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن عبدالجلیل التنسی رحمۃ اللہ ورضی عنہ۔

اور اس کتاب کے اختتامیہ جملے یہ ہیں:

وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا کثیرا امین۔ انتہی بحمد اللہ و

حسن معونتہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیماً۔

الشیخ الاستاذ ابو عبداللہ خراز الشریشی نویں صدی ہجری میں مصر کے مُسلّم عالم قرأت تھے۔ انہوں نے قرآن مجید کے رسم الخط کو روایات کی روشنی میں مرتب کیا تھا۔ جسے اُنہوں نے ایک طویل نظم میں بیان کیا تھا جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

وھذا تمام رسم الخط ۔۔۔ وھا انا اتبعہ بالضبط

اور اس کا آخری شعر یہ ہے ؎

صلی الالٰہ ربنا علیہ ۔۔۔ ماحنّ شوقاً دانفٌ إلیہ

یہ کتاب "ضبط الخراز" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ نظم اسی نام سے طلبا علمِ تجوید میں مقبول رہی ہے۔ اور ان کے تلامذہ اور شاگردوں کے متعلمین نے اپنے لئے اور دوسروں کے لئے اس کی بہت سی نقول مختلف مقامات میں تیار کی تھیں۔ مصری علمائے تجوید میں یہ نظم ایک متداول رسالہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ قاری خراز کے شاگردوں نے مذکورہ بالا نظم کی بہت سی شروح بھی لکھی ہیں۔ انھیں شروح میں سے ایک شرح زیرِ نظر کتاب بھی ہے۔ جس کا نام مصنف نے "الطراز فی شرح الخراز" رکھا ہے۔

اس مخطوطہ کے صفحہ نمبر ۲ پر مصنف لکھتا ہے:

الحمد للہ الذی لا ینبغی الحمد الّا لہ۔ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد المبعوث بختم الرسالۃ وبعد فانہ لما رأیت من تکلم علی ضبط الاستاذ ابی عبداللہ الشریشی الشھیر بالخراز وجدتھم بین مختصر اختصاراً مخلّاً ومطول تطویلاً مملاً، فتاقت نفسی الی ان اضع علیہ شرحاً متوسطاً یکون انشط لقارئہ واقرب لفھم طالبہ فشرعت فیہ مستعیناً باللہ تعالیٰ وسمیتہ "بالطراز فی ضبط الخراز" نسال اللہ تعالیٰ ان یجعلہ خالصاً لوجھہ الکریم وان ینفع بہ النفع الصمیم انہ رحمٰن رحیم۔

ضبط الخراز کے قلمی نسخے عام طور سے مصر وعراق میں مل جاتے ہیں۔ ہمارے علم کی حد تک اس کتاب کے طبع ہونے کی کوئی اطلاع نہیں۔ یہ شرح یعنی "الطراز" غالباً کمیاب ہے۔ اس لئے اس کے مطبوعہ یا مخطوطہ نسخہ کا ذکر بھی کہیں نہیں ملتا۔

شرح اچھی اور تفصیلی انداز میں لکھی گئی ہے اور عربی کی نثر مرسل میں ہے۔ اس شرح کے مصنف ابو عبداللہ محمد

بن عبداللہ بن عبدالجلیل التنسی المتوفی ۸۹۹ھ تلمسان (مغرب) کے مشہور عالم، مفتی اور مؤرخ ہیں اور قرأت و تجوید کے بلند پایہ علمائ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کا مختصر تذکرہ "الأعلام لزرکلی" ج ۷ ص ۱۱۶ پر موجود ہے۔ اس کے علاوہ ان کا ذکر علامہ سخاوی نے اپنی مشہور کتاب "الضوء اللامع" جلد ۸ صفحہ ۱۲۰ میں بھی کیا ہے۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ ان دونوں حضرات نے ان کی تصنیفات میں کہیں بھی "الطراز" کا ذکر نہیں کیا ہے، اس لئے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس کتاب کی اطلاع انھیں نہیں ہو سکی۔

مصنف کی ایک اور کتاب "نظم الدر والعقیان فی بیان شرف اہل زیان" ہے جو بہت دن ہوئے۔ فاس سے حجری طریقہ پر چھپی تھی۔ اس کے علاوہ ان کی دیگر کتب راح الارواح، فہرست مشائخ اور فتاوی التنسی کا بھی ذکر ملتا ہے۔ لیکن شاید یہ کتابیں تاحال چھپی نہیں ہیں۔

مصنف مذکور کی نسبت جس شہر "تنس" کی طرف ہے۔ یہ ایک قلعہ بند قصبہ ہے جو ضلع تلمسان میں واقع ہے۔ اس قصبہ کو اور بہت سے علماء کا مولد اور موطن ہونے کا شرف حاصل ہے جن میں مشہور عالم ابراہیم بن عبدالرحمٰن التنسی بھی شامل ہیں۔ یہ وہی ابراہیم تنسی ہیں جو تنس سے اندلس چلے گئے تھے۔ اور وہاں جامع زہراء میں مفتی مقرر ہوئے تھے۔ ان کی وفات ۳۰۷ھ میں ہوئی۔

زیرِ نظر مخطوطہ جدید الخط ہے کتابت کا سن کہیں تحریر نہیں، اندازاً موجودہ چودہویں صدی ہجری کے اوائل کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے نسخہ بڑی اچھی حالت میں ہے۔ اور بہت صاف ستھرا لکھا ہوا ہے۔ کاتب نے کہیں یہ ذکر نہیں کیا کہ یہ نسخہ اس نے کس نسخہ سے نقل کیا۔ قیاس غالب ہے کہ اصل منقول عنہا نسخہ مصر میں موجود تھا۔

مصنف کی جو کتاب چھپ چکی ہے یعنی "نظم الدر العقیان فی بیان شرف اہل زیان" وہ مکمل نہیں چھپی ہے۔ ۱۸۵۲ء میں پادری بارجس فرانسیسی نے فرانسیسی ترجمہ کے ساتھ اس کتاب کا تھوڑا سا ابتدائی حصہ طبع کر کے شائع کیا تھا، الطراز فی شرح ضبط الخراز کا ذکر بروکلمان کی تاریخ ادبیاتِ عرب کے ضمیمہ نمبر ۲ صفحہ ۳۴۱ میں موجود ہے۔